[illegible]

ہے لکھتے ہیں جنکے برتعت جو اوپر ہے ہم جو بہتا ہیں لوگ اس رسالہ کے زلق میں بزبان حال یہ شعر پڑھتے ہیں ؎ وہ موتی [illegible] کس قدر ایک بستیاں میں

جنکے جال کر انکو آنکھیں پنہاں ہیں۔ اور جب یہ رسالہ سال یا ڈیڑھ سال کے بعد نکلتا ہے اسکو عید چاند سمجھکر دیکھ (لبیک) کہتے ہیں اور آنکھوں سے

لگاتے ہیں الحق یہی لوگ اجرائی رسالہ کے ارکان بلکہ روح رواں ہیں ایسے لوگ نہ ہوں تو غالباً رسالہ سال ڈیڑھ سال کے بعد بھی نکلے مگر افسوس ہے

کہ ایسے لوگ تعداد میں کم ہیں۔ اور انکا چندہ بھی اس مقدار کو نہیں پہنچتا کہ اسکی مدد سے رسالہ ماہ بماہ نکلتا رہے اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ اسکے مضامین

کی قدر تو دل سے کرتے ہیں اور بعض انکی نسبت یہ آیہ پڑھا کرتے ہیں وما نریہم من آیۃ الا ہی اکبر من اختہا اور اسکے انتظار میں فرق آتی

کم ہیں مگر چندہ بھجوانے میں مصرعہ ؎ اگر الحمد خواہی صد بجو انیم ؎ گر زر طلبی سخن درین است کا مصداق بنکر اسکا چندہ بھجوانے میں اسقدر دیر کرتے

ہیں جسقدر دیر میں رسالہ نکلتا ہے اور ہمارے پیڈ و رجسٹرڈ و بیرنگ خطوں کے جواب نہ دینے سے ہمکو مجبور کرتے ہیں کہ ہم خود انکے مساکن و اوطان میں

پہنچیں اور ان سے چندہ وصول کریں ان لوگوں میں ایسے صاحب حیثیت مالدار و زمیندار ہیں کہ صدہا روپیہ آمدنی کا ہوا کرتے ہیں اور معزز عہدہ پر سرکاری [illegible]

اور گورنمنٹ انگلشیہ میں معزز ممتاز ہیں اور قدردانی و خریداری پرچے کے علاوہ بعض خاکسار سے نسبت تلمذ یا مودت بھی رکھتے ہیں انکے نام [illegible]

وافسوس [illegible] تعجب میں ہیں رسالہ کا دیر کے بعد نکلنے کا بڑا قوی سبب یہی حضرات ہیں دوسرا سبب یہ خاکسار کے بعض [illegible] ہو گئے ہیں اسوجہ سے خاکسار

چھوٹے لڑکوں کی تعلیم و تربیت کیلئے قیام وطن پر مجبور ہے [illegible] رسالہ جب [illegible] نہیں سکتا مجبور رہتا ہے [illegible]

کاتب پر [illegible] ایک [illegible] کام ایک مہینے میں [illegible] اگر خریداران و معاونین رسالہ [illegible] بعد ہی [illegible] اپنا چندہ بھیجدیا کریں

[illegible]

[illegible] رسالہ [illegible]

اور رسالہ کو دیر سے نکلنے پر رنج ہوتا [illegible] مولوی ثناء اللہ کی دیانت امانت اخلاق و مذہب [illegible] قال النبی صلعم لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ

مضامین متعلقہ مولوی [illegible] نے بنظر ہمدردی و نصیحت [illegible] کے پاس بھیجے ہیں [illegible] اگر مضامین شائع ہونگے تو [illegible]

[illegible] اہلحدیث [illegible] مضامین کا جواب [illegible]

[illegible] قبول کر لیا اور [illegible] اہلحدیث [illegible] شائع ہوا [illegible] مضامین [illegible]

تفسیر [illegible] بالفعل ان اغلاط کی تصحیح کر دو [illegible] کا جواب [illegible] ان اغلاط کا جواب لکھنے [illegible]

کہ میں ان اغلاط کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوال اپنی جگہ میں گارڈ سو تحریر ہیں الفاظ ذیل کہتا ہوں کاغذ جو لکھے ہیں تا فیصلہ ان کا کوئی حق نہیں کہ ان کا منشا کا دعویٰ کریں پہلے اپنا استحقاق سوچیں اس کارڈ کی وصولی پر خاکسار نے تحریر

سمجھانا مذکور مولوی ثناء اللہ صاحب کو مکابر ملاکر اس کی بابلی کے چند مخلصین کے سامنے استحقاق رکھا کاغذ کیلئے خاکسار نے اس کو دلیل نمبر ۲ پیش کیا اِنَّ اللہَ یَامُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَہْلِہَا مگر اس لاہوری دلیر بہادر نے اس آیہ کو قبول کیا اور ایسے معاملہ میں کتاب نتیجہ ہے اس دلیل کو نکالکر بحث کیا کہ ایڈیٹر شائق (یعنی ایڈیٹر) کو وہ ابھی کاغذات کا منظور نہیں ہے۔ حالانکہ وہ کاغذات اس کے پاس بحیثیت ایڈیٹر اخبار ہونیکے اور بلا ایڈیٹر اخبار میں چھاپ دینے کے واسطے نہیں بھیجے تھے بلکہ صرف پسند یا عدم پسند کیلئے بھیجے تھے۔ اگر وہ اخبار یا رسالے میں چھپتے تو بعد پسند ہو جانیکے چھپتے۔ اس دلیر بہادر نے ان کاغذات کو دبا لینے میں اپنے نجل خطاب دہلوی ایڈیٹر شائق کا بھی خلاف کیا۔ پھر جب خاکسار نے دوبارہ کاغذات کے لئے [illegible] صاحب کو جو میرے [illegible] اور وکیل تھے مدینہ طور پر سخت مکرر اور تقاضا کیا تو ان کی خاطر دباؤ سے اس دلاور نے صرف ایک مضمون مصالحت کی نقل تو میاں حبیب اللہ صاحب کو دیدی مگر بدلے مضمون تجویز تصفیہ مخاصمت کی نقل بھی نہ دی اور ہمارے مضمون مصالحت کی جگہ اپنی طرف سے ایک مضمون مصالحت لکھکر بذریعہ ڈاک خاکسار کے پاس بھیجدیا۔ **مضمون مصالحت تجویزہ خاکسار** کی نقل بقدر ضرورت حسب ذیل ہے۔ اخوان اہلحدیث کو ہم نے اس جلد ۲۱ میں نصیحت کے ساتھ مخاطب کیا تھا۔ از انجملہ میرے عزیز تلمیذ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری پر اس نصیحت کا جو قبل از اشاعت عام ان کی نظر سے گذرنا بھی کافی اور مبارک اثر ہوا۔ انہوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ (۱) کہ تفسیر حدیث نبوی تفسیر لغوی سے مقدم ہے (۲) اور تفسیر سلفی جو اصحاب نبوی سے بالاتفاق یا بلا اختلاف منقول ہو وہ لائق دست آویز ہے اور جو ان میں مختلف فیہ ہو یا تابعین وغیرہ ائمہ الحدیث سے مروی ہو وہ بھی تفسیر معتزلہ وغیرہ اہل بدعت سے مقدم ہے اگرچہ وہ لغت یا سیاق یا سباق یا اور قرائن لفظیہ و شواہد نقلیہ سے تفسیر سلف کی نسبت زیادہ تر روشنی ڈالتی ہو (۳) یہ بھی انہوں نے تسلیم کیا اور وعدہ کر لیا ہے کہ ان اصول مسلمہ کے برخلاف جو ان سے تفسیر عربی میں لکھا گیا ہے اسکو وہ آئندہ ایڈیشن طبع میں بدل دیں گے لہذا ہمارا انکار نفاق ہو گیا ہے اور اب وہ خالص اہلحدیث ہیں اور ہمارے ویسے ہی عزیز بھائی بنگئے ہیں جیسے پہلے تھے۔ اس مضمون مصالحت میں جو ہم نے پاس اسکے بھیجا ہے پہلے تو ہمارے مضمون کا فقرہ اول کہ تفسیر حدیث نبوی تفسیر لغوی سے مقدم ہے اڑا دیا گیا ہے پھر یہ آخری فقرہ سوم کہ آئندہ ایڈیشن میں ان اصول کی مخالف تفسیر کو بدل دیا جائیگا اڑایا گیا ہے اور زبانی میرزان شاہ و میاں حبیب صاحب سے سنا گیا ہے کہ اس فقرہ سوم سے اسکو انکار ہے پہلا فقرہ صرف غلطی و سہو سے رہ گیا ہے۔ ولہذا انکا تسلیم اصول بلا وعدہ تبدیل مثل نفاق بھی ہو سکتی ہے اور یہ نفاق پہلے ثناء اللہ سے ظہور میں آچکا ہے جبکہ مولوی محمد شاہ صاحب سے اس نے زبانی یہ وعدہ کیا تھا جس پر انہوں نے اسکو اہلحدیث میں داخل کر لیا اور اس مضمون کا اعلان شائع کیا جو صفحہ ۱۱ جلد ۲۰ میں منقول ہے۔

پھر انہوں نے پہلے تو منکر ہو کر اس وعدہ کا خلاف کیا اور یہ کہا کہ میری تفسیر میں غلطی ہی کونسی ہے جس کی وجہ سے بڑے بڑے معتقدین مولوی صاحب ان سے منحرف ہو گئے پھر اب تک اس وعدہ پر اس نے عمل نہیں کیا۔ چونکہ خاکسار کو ان کی اس چال سے بخوبی واقف تھا لہذا اس کو مجوزہ [illegible] کو منقول نفاق سمجھکر خاکسار نے منظور نہ کیا تو وہ مصالحت سے منحرف ہوا۔ مضمون تجویز تصفیہ [illegible] دبا رکھا ہے کہ اس تجویز کی پابندی سے اہل شوریٰ اسکے مزخرفات مسائل کا دھوکہ کھانے سے بچ سکتے ہیں اور اس کا نتیجہ بھی متیقن ہے کہ وہ اسکو اہلحدیث سے خارج کر دیں گے۔ اس لئے وہ اس مضمون کی نقل ہی نہیں دیتا۔ باوجودیکہ بہت سے احباب میاں حبیب اللہ صاحب مولوی اسمٰعیل صاحب شیخ عبد العزیز صاحب سوداگر بوٹ میرزان شاہ صاحب برادر زادہ مولوی محمد شاہ صاحب وغیرہ اس کو کہہ چکے ہیں۔ اس سے بھی بڑھکر اسکی دیانت و امانت و اخلاق و شیر بہادری و دلاوری کی ایک مثال سنو۔ عرصہ ایک ماہ سے اسکو سرورق جلد ۲۱ کی کاپی لکھوانے کو دی ہوئی ہے۔ وہ اس کاپی کو بھی دبا بیٹھا ہے۔ نہ کاپی دیتا ہے نہ مضمون واپس کرتا ہے باوجودیکہ اس کاپی میں صورت تنازع کا جسکا فیصلہ مطلوب ہے کوئی ذکر تک نہیں۔ اس کاپی یا مضمون واپس کرنے کے لئے بھی احباب مذکورہ اور پانچویں شیخ دین محمد امرتسری اسکو بہت کہہ چکے ہیں۔ مگر وہ کسی کی نہیں مانتا اور اب وہ صرف اس امر کا منتظر ہے کہ کوئی قوی الجثہ مجتہد [illegible] لاہور کا گنڈا امرتسر پہنچکر ہاتھ سے اسکو سیدھا کرے۔ اور زبردستی اس سے کاپی چھین لاوے۔ یا خاکسار اسپر عدالت میں استغاثہ دائر کرے۔ ان حالات واقعیہ سے جنپر اصحاب مذکور بھی گواہ ہیں اور تحریرات ثناء اللہ و میاں حبیب بھی شاہد ہیں ثناء اللہ کی دیانت و امانت و اخلاق و مذہب جو کچھ کہ ثابت ہے اس کی نسبت بالفعل ہم کچھ نہیں کہتے۔ ناظرین منصفین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ ناظرین نے کچھ انصاف نہ کیا تو آئندہ ہم اپنی واقفات سے ثابت کریں گے کہ ثناء اللہ کون ہے اور اس کا مذہب کیا ہے۔

اہل حدیث کانفرنس

اسی دلیر و دلاور و شیر بہادر نے بعض سادہ لوح اہلحدیث آرہ کو بھی دام میں لاکر ایک مجلس "اہلحدیث کانفرنس" قائم کی ہوئی ہے جس کا یہ سکرٹری ہے۔ اس کی بابت مفصل رائے ہم آئندہ ظاہر کریں گے بالفعل دو شعروں سے اسپر مختصر ریویو کرتے ہیں

سہ۱ گر ہمیں مکتب است و ایں ملا۔ کار طفلاں تمام خواہد کرد
سہ۲ اذا کان الغراب دلیل قوم۔ سیہدیہم طریق الهالکینا۔

نوٹ: مضمون الہ سرورق کاپی کے [illegible] آج تک [illegible] نے کاپی [illegible] شیخ عبد العزیز صاحب ارسال کی جو [illegible] وجہ واپس کی گئی اس کے ساتھ ہی مضمون تجویز تصفیہ مخاصمت کی نقل بھی انہوں نے ارسال کی [illegible] آنچہ دانا کند کند ناداں۔ لیک بعد از کمال رسوائی۔

جوتے کے مت

(جس میں اہل اسلام یورپ کی ح

سوال جوتا پہنکر مسجد میں جانا۔ اور نماز
اتار کر مسجد میں جانا اور نماز پڑھنا کید

بصورت پاک اور صاف ہونے جو
(۲) اور بصورت ناپاک ہونے کے ممنوع
جوتا اتار کر مسجد میں جانا اور نماز پڑھ
دری وغیرہ پارچات کا فرش ہو تو ج
سمیت مسجد میں جانا لضائے وغیرہ
احتراز لازم ہے۔

اِن احکام خمسہ سے پہلے دو حکم
حکم آیات و احادیث کا مفہوم و م
اِن احکام کے دلائل بیان کر

کے مقامی جانشین پنجاب کا جا
اور اس سے پہلے سکھوں کے ند
ولیعہد دربار میں داخل ہونا چاہتے
دربار میں داخل ہونا پسند نہ کیا۔ آ